REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۳ نبوت ۱۳۳۹ ہش ۳ نومبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲ نومبر بوقت پونے نو بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

چٹاگانگ کے ساحل پر سمندری طوفان سے چالیس افراد ہلاک

بندرگاہ کے علاقے کو شدید نقصان۔ مرکز کی طرف سے ۱۶ لاکھ روپے کی امداد

ڈھاکہ ۲ نومبر۔ جس شدید سمندری طوفان نے مشرقی پاکستان کے پہلے سے تباہ شدہ ساحلی علاقوں اور جزیروں کو پرسوں اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ اس نے ملک کی دوسری بڑی بندرگاہ چٹاگانگ کے شہر کو بھی شدید نقصان پہونچایا ہے۔ طوفان اگرچہ اب گزر چکا ہے۔ لیکن اپنے پیچھے مکانوں کی تباہی چھوٹے چھوٹے جہازوں کی غرقابی اور سلسلہ مواصلات میں شدید گڑبڑ اور خرابی کا افسوسناک منظر اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے ؛

ابتدائی اطلاع کے مطابق جو ایک سرکاری افسر نے علاقے کا فضائی دورہ کرنے کے بعد بہم پہنچائی ہے۔ چٹاگانگ شہر کے گرد اور ساحلی علاقے پر طوفان کی وجہ سے قریباً ۴۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ لیکن خطرہ ہے کہ تفصیلی اور مکمل رپورٹیں موصول ہونے پر جانی نقصان اس سے زیادہ ہی نکلے گا۔ اسی طرح اندازہ لگایا گیا ہے کہ طوفان میں مویشی بھی بہت زیادہ ہلاک ہوئے ہیں۔ بپھری ہوئی طوفانی لہروں نے دس دس ہزار ٹن کے دو غیر ملکی جہازوں اور آٹھ چھوٹے جہازوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر شدید نقصان پہنچایا۔ پانچ چھوٹے چھوٹے جہاز جو ایک ہی کمپنی کے تھے۔ طوفانی لہروں کی تاب نہ لاکر بندرگاہ کے قریب ہی سمندر میں غرق ہوگئے۔

اسی طرح دریائے کرنافلی میں بھی سات جہاز ڈوب گئے۔ ان سب جہازوں کے عملے کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ کہ ان کے ساتھ کیا گذری۔ چٹاگانگ کی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ بھی بُری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ بندرگاہ کی تمام کرینیں گر پڑیں۔ اور مکانوں کی ٹین کی چھتیں ہوا میں اڑ گئیں۔ ہوائی اڈہ پر دس گھنٹے تک ۷ فٹ سے ۱۰ فٹ تک پانی کھڑا رہا اور اب بھی وہاں گھٹنوں تک گہرا پانی ہے۔ ڈھاکہ اور چاٹگام کے درمیان ہر قسم کا مواصلات کا سلسلہ منقطع ہے۔ بے شمار مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ مرکزی حکومت

ص ۴

نے ریلیف کے کام کے لئے فوری طور پر سولہ لاکھ روپے گورنر مشرقی پاکستان لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کو بھجوائے ہیں گورنر کی طرف سے نقصان کی صحیح رپورٹ پہونچنے کے بعد مرکزی حکومت کی طرف سے مزید امداد دی جائیگی

ریاض میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا پُرتپاک خیر مقدم

اسلام ساری دُنیا کے مسلمانوں کو متحد کر سکتا ہے۔ (صدر ایوب)

ریاض ۲ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل صبح جب سعودی عرب کے چار دن کے سرکاری دورے کے لئے ریاض پہونچے۔ تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جتنا عرب سلاطین کے وطن واپس آنے پر کیا جاتا ہے۔ جب صدر کا ذاتی کاؤنٹ ہوائی اڈے پر اترا چوہدری علی اکبر خاں سفیر پاکستان متعین سعودی عرب رسم کے مطابق سیڑھیوں پر چڑھے۔ اور صدر پاکستان کو ساتھ لے کر اترے اس موقعہ پر شاہ سعود آگے بڑھے۔ انہوں نے فرط مسرت میں صدر سے مصافحہ کیا۔ اور بعد میں بغل گیر ہوئے۔ شاہ سعود کے بعد امیر فیصل وزیر اعظم وزراء اور شہزادوں نے صدر سے مصافحہ کیا۔ جب شاہ سعود صدر پاکستان کو ساتھ لے کر سلامی کے چبوترے پر پہونچے۔ تو بے شمار لوگوں نے جو صدر پاکستان کی پذیرائی کے لئے ہوائی اڈے پر جمع تھے پُر زور تالیاں بجائیں۔ صدر نے شاہی دستے کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

صدر نے کل دوپہر ریاض میں ایک سکول کا معائنہ کیا جہاں شاہی خاندان اور عوام کے بچے اکٹھے پڑھتے ہیں۔ صدر نے اس موقعہ پر طلبہ اور اساتذہ سے مخاطب ہو کر اس امر کو واضح کیا کہ اسلام ساری دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد کے لئے بہت بڑی قدرت رکھتا ہے ؛

تعلیم الاسلام کالج فٹ بال ٹیم کی کامیابی

ربوہ ۲ نومبر۔ کل بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی گراؤنڈ میں پنجاب یونیورسٹی فٹ بال چیمپئن شپ کا پہلا مقابلہ ہوا۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے مرے کالج سیالکوٹ کی ٹیم کو ایک کے مقابلے میں چار گول سے شکست دی اور بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم اب ۹ نومبر کو ڈنل فائنل میچ کھیلے گی۔ ٹیم کے ممبران کے نام یہ ہیں منظور ضیا (کپتان) سراج۔ ناصر۔ رفیق۔ اکرام صادق۔ فضل۔ بخش الہٰی۔ دولت محمد اور سیف اللہ

صدر فٹ بال کلب۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب لنڈن پہنچ گئے

لنڈن (بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خان صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب بخیر وعافیت کراچی سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ ان کے لنڈن پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر امام مسجد لنڈن اور احباب جماعت نے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب ربوہ سے ۲۲ اکتوبر کو عازم انگلستان ہوئے تھے۔

دُعا کی تحریک

سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا نے بذریعہ تار اطلاع بھجوائی ہے کہ پاڈانگ کے ایک نو احمدی دوست پونو طالب سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے تحت

ایک مفید لیکچر

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۰ء بوقت ساڑھے گیارہ بجے دوپہر تعلیم الاسلام کالج میں

"مسلم نوجوانوں کے لئے قرآنی ہدایات"

کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب کو شمولیت کی دعوت عام ہے۔

صدر مجلس ارشاد
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۰ء

معیارِ نبوّت

سورۃ "یٰسین" کے آغاز میں ہی اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو مخاطب بنا کر لوگوں کو ایک "قریہ" کی مثال پیش کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس مثال میں بیان کیا گیا ہے کہ اس قریہ میں اللہ تعالےٰ نے پہلے دو رسولوں کو مبعوث کیا اور پھر ایک اور رسول کو ان کی مدد کے لئے مبعوث کیا۔

اس مثال میں دو اصل رسولوں اور ان کے ساتھ ان کی قوموں کے سلوک کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ایشیا میں سید ابو الاعلےٰ صاحب مودودی کا حال ہی میں ایک "درس قرآن" شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے چند آیات کی تشریح فرمائی ہے۔

یہ آیات نہایت واضح ہیں یہاں زیادہ وضاحت کی حاجت نہیں ہے تاہم مودودی صاحب کے "درس" سے ایک تشریحی اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے

"اس انتباہ کے بعد پھر رسولوں کو نہ ماننے والوں کے انجام کی طرف روئے خطاب پھرتا ہے۔ اور ایک بستی کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جس میں پہلے بیک وقت دو رسول بھیجے گئے۔ جب اُن کی بات بھی نہ مانی تو ایک تیسرا رسول بھیجا گیا۔ یہ بستی کونسی تھی اس کا یہاں نام نہیں لیا گیا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ وہ انطاکیہ کا شہر تھا لیکن اس کا تعین غیر ضروری ہے اصل شے وہ غرض ہے جس کے لئے یہ قصہ بیان کیا گیا

تکذیب کی پہلی وجہ

اس بستی کے لوگوں نے رسولوں کی بات کو جھٹلایا اور اس کی بنیاد اوّل یہ تھی کہ تم ہماری ہی طرح کے کھانے پینے، چلنے پھرنے انسان ہو۔ تم میں اور ہم میں کیا فرق ہے کہ تم کو خدا نے اپنا رسول بنا دیا ——

ابتداء سے رسولوں کے بارے میں یہ عجیب معاملہ رہا ہے کہ ان کا انکار کرنے والے اس بناء پر انکار کرتے ہیں کہ وہ انہی جیسے انسان کیوں ہیں مگر ان کے بعد ان کو ماننے والے غلو اور مبالغہ کر کے ان کے بشر ہونے سے انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ رسول تھے اس لئے بشر نہیں تھے یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کا انکار کیا کہ وہ بشر تھے اور عیسائیوں نے مان کر ان کو خدا بنا دیا۔ انکار کی دوسری بنیاد یہ تھی کہ خدا نے کوئی ہدایت ہی نہیں بھیجی اور یہ لوگ اپنے پاس سے ایک بات گھڑ لائے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر غور نہ کیا کہ جو بات کہی جا رہی ہے وہ کیسی ہے اور نہ اس پر کہ وہ کہاں سے لے آئے۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ دعوت ان باتوں کے خلاف تھی جو ان کے باپ دادا کہتے تھے انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا

خدا کے رسولوں کا کام صرف یہ تھا کہ خدا کی بات کو کھول کر پہنچا دیتے ان کا یہ فرض نہیں تھا کہ ان کو زبردستی راہِ راست پر لے آتے۔ یہ بات ان رسولوں نے کہی اور یہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مکّہ سے کہی۔ مگر منکرین حق اس بات پر مطمئن نہیں ہوتے۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ رسول تبلیغِ رسالت سے باز آجائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے رسول ایک نہایت پاکیزہ زندگی لے کر آتے ہیں جو بات وہ پیش کرتے ہیں وہ سراسر پاکبازی پر مبنی ہوتی ہے اور ان کا انداز نہایت شیریں ہوتا ہے اور اس سے عام آدمی متاثر ہونے لگتے ہیں مگر جن کے مفاد پر زد پڑتی ہے وہ اپنے مفاد کی وجہ سے آمادہ مخالفت ہو جاتے ہیں

۱۔ بڑے بڑے مذہبی ٹھیکے دار اور دولت مند اور اصحاب ثروت،

۲۔ وقت کے حکمران۔

دوسری وجہ

ان کو اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر ایک دفعہ ہم نے یہ مان لیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور خدا کی طرف سے پیغام لے کر آئے ہیں تو ہماری حیثیت ختم ہو جائے گی۔ ہمیں رسول کی اطاعت کرنی پڑے گی اور اگر ہمارے پیروؤں اور رعایا میں یہ بات پھیل گئی تو ہمارا یہ مقام جاتا رہے گا۔ ہمارے مفادات ختم ہو جائیں گے اور ہم اسی سطح پر آ جائیں گے جس پر عام لوگ ہیں اور زندگی کا وہ سامانِ عیش اور حظِ نفس ترک کرنا پڑے گا جو ہمیں حاصل ہے۔ اس بناء پر وہ رسولوں سے مطالبہ کرتے تھے کہ اپنی زبانیں بند کرو۔ اگر تم اس دین پہ خود رہنا چاہتے ہو تو رہو مگر اس کی تبلیغ نہ کرو ورنہ ہم تمہیں سخت سزا دیں گے اور تمہیں سنگسار کر دیں گے

اس کے علاوہ وہ لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے یہ پروپیگنڈا بھی کرتے ہیں کہ ان لوگوں کی وجہ سے ہماری قوم پر مصیبت آ گئی ہے۔ اور یہ بڑے منحوس لوگ ہیں۔ انبیاء کی تعلیم پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ ایک گروہ بن جاتے ہیں اور جو ایمان نہیں لاتے۔ وہ دوسرا گروہ۔ ان میں کشمکش برپا ہو جاتی ہے۔ یہی وہ بات ہے جو حضرت ابو طالب سے کہی گئی تھی۔ کہ اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ اس سے ہماری قوم میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ ان کے نزدیک نحوست یہ تھی کہ قوم حق اور باطل پر تقسیم ہو جائے۔ فرعون نے حضرت موسےٰ سے یہی کہا۔ عاد و ثمود نے بھی اپنے رسولوں پر یہی الزام لگایا۔ حالانکہ نحوست تو خود منکرین حق کے اندر ہوتی ہے۔ جب وہ گمراہی پر اصرار کریں گے اور راہ راست کی طرف نہ آئیں گے تو اپنی گمراہی اور سرکشی کا نتیجہ خود بھگتیں گے آخر انبیاء اسکے سوا کیا چاہتے تھے کہ لوگ اللہ کے فرمانبردار بنیں۔ اور جو لوگ انکار کرتے تھے ان کی خواہش اسکے سوا کیا تھی کہ وہ خدا کی بندگی کی بجائے نفس کی بندگی کریں۔ اور خدا کی حدود کو پامال کرنے میں آزاد ہوں ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ ان کی شامت آئے اور ان کی بدکاریوں کا وبال ان پر پڑے" (ایشیا لاہور ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

مودودی صاحب نے جو تشریح فرمائی ہے اس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ ہم اس سے بڑی حد تک متفق ہیں۔ لیکن یہاں تک فرما کر مودودی صاحب کے دل میں ایک کھٹکا پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنا رسالہ "قادیانی مسئلہ" میں حرف بحرف وہی الزامات "احمدیت" پر لگائے ہیں جو ان رسولوں کی قوم نے ان پر لگائے تھے یا بالعموم طور پر ہر رسول پر اس کی قوم لگاتی ہے۔ چنانچہ ایک حوالہ ملاحظہ ہو:۔

"مسلمانوں میں قادیانی مسلک کی مسلسل تبلیغ ایک طرف لاکھوں ناواقف دین مسلمانوں کے لئے ایمان کا خطرہ بنی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف جس خاندان میں بھی ان کی یہ تبلیغ کارگر ہو جاتی ہے۔ وہاں فوراً ایک معاشرتی مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہیں شوہر اور بیوی میں جدائی پڑ رہی ہے۔ کہیں باپ اور بیٹے ایک دوسرے سے کٹ رہے ہیں۔ اور کہیں بھائی اور بھائی کے درمیان شادی و غم کی شرکت تک کے تعلقات منقطع ہو رہے ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ قادیانیوں کی جتھہ بندی سرکاری دفتروں میں، تجارت میں، صنعت میں، زراعت میں، غرض زندگی کے ہر میدان میں مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ جس سے معاشرتی مسئلے کے علاوہ اور دوسرے مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ (قادیانی مسئلہ صفحہ ۲۱)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو انہوں نے تشریح کی تھی اس سے ان کا ذہن فوراً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی طرف پھر گیا ہے۔ اسلئے اس کے دوران میں یہ ایک سخت جھٹکا تھا۔ جو معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی ذہنیت کو لگا ہے یہی وجہ آپ کو ایک غیر متعلقہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق کہنا پڑا کہ:۔

"جس دوران میں وہ خدا کے ان تینوں رسولوں سے جھگڑ رہے تھے اس بستی کے کنارے سے ایک شخص آیا اور اس نے آ کر اپنی قوم کو سمجھایا۔ اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو ان رسولوں کی پیروی کرو۔ کیونکہ وہ جو بات کہتے ہیں وہ تمہارے ہی بھلے کی ہے اور پھر اسکے بدلے میں وہ تم سے کوئی معاوضہ بھی طلب نہیں کرتے

یہاں ایک معیار بیان کیا گیا ہے کہ کسی نبی کو کن اصولوں پر جانچنا چاہیئے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ واقعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا ہے۔ اس وقت یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ لوگ نبوت کا دعوےٰ کرنے والوں کو کس طرح پرکھیں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی کو جانچنے اور پرکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نبیوں کی پوزیشن یہ ہوتی ہے کہ اگر سچے کو نہ مانیں تو کافر اور اگر جھوٹے کو مان لیں تو کافر۔ یہ مسئلہ بڑا نازک ہے اس حقیقت کو سامنے رکھ کر غور کیجئے کہ قرآن مجید بار بار یہ بات لا کر رکھتا ہے کہ ایمان کا مدار نبی کے ماننے پر ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرما دیا کہ خُتِمَ بِیَ النبیون اور لا نبی بعدی یعنی میرے ساتھ نبی ختم کر دئیے گئے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب اگر کوئی شخص کتنی ہی تاویل کرے مگر اسکو یہ تو ماننا پڑے گا کہ خدا و رسول نے جو کچھ فرمایا اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ ختم ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ پھر امت آج تک یہی معنے لیتی چلی آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان اسی معنی میں ختم نبوت کے قائل ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ دشمنی ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بنا کر بھیج دے اور امت محمدیہ کو جان بوجھ کر خطرے میں ڈال دے

(باقی [illegible])

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا افتتاحی خطاب

"اپنے انصار بھائیوں کے نام"

مورخہ ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ پانچ بجے شام مجلس انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جو روح پرور افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

برادران کرام!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس مبارک موقعہ پر حاضرین سے افتتاحیہ خطاب کروں۔ ایسی تقریب میں افتتاحیہ خطاب ایک بڑی اہم چیز ہے۔ اور میں اپنے اندر اس کی اہلیت نہیں پاتا۔ یہ مقام صرف امام کا ہے یا امام کے مقرر کردہ نائب کا۔ مگر شرکت ثواب کی غرض سے ایک نہایت مختصر سا مقالہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو اس کے اچھے حصول پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین

اس موقعہ پر انصار اللہ کے اجتماع کے لئے کسی پیغام کا انتخاب کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ یہ پیغام بصورت احسن **انصار اللہ** کے لفظ میں مرکوز ہے جس کے معنی **خدائی خدمت گار** کے ہیں۔ قرآن مجید نے انصار اللہ کی اصطلاح اولاً حضرت مسیح ناصری کے مشن کے تعلق میں استعمال کی ہے۔ جہاں یہ ذکر آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری الی اللہ کہہ کر اپنے حواریوں سے اپنے خداداد مشن میں مددگار بننے کا مطالبہ کیا۔ اور اس کے جواب میں حواریوں نے عرض کیا نحن انصار اللہ یعنی اے خدا کے مسیح ہم خدا کے کام میں آپ کے معاون و مددگار بننے کا وعدہ کرتے ہیں:

اس کے بعد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ گو بعض حواریوں سے کچھ کمزوریاں اور فروگزاشتیں بھی ہوئیں۔ مگر انہوں نے بحیثیت مجموعی خدا کے رستہ میں تکلیفوں اور مصیبتوں اور صعوبتوں کو برداشت کرنے اور اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق حضرت مسیح ناصری کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں بڑی جانفشانی اور بڑے صبر و استقلال اور قربانی سے کام لیا۔ بلکہ وہ اپنے تبلیغی جوش میں اور بعض بعد میں آنے والے لوگوں کی غلط تشریحات کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصری کے منشاء سے بھی آگے نکل گئے۔ کیونکہ گو مسیح کا مشن **صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں** تک محدود تھا مگر مسیحی مشنری اس حد بندی کو توڑ کر دوسری قوموں تک بھی جا پہنچے۔ اور اس تجاوز میں خطرناک ٹھوکر کھائی۔

مگر اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ساری قوموں اور سارے ملکوں اور سارے زمانوں تک وسیع ہے اور پھر **محمدی نیابت** کی وجہ سے آپ کا مقام بھی مسیح ناصری کی نسبت زیادہ بلند اور زیادہ ارفع ہے چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ خود فرماتے ہیں کہ:-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ٭ اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے

پس ایک طرف میدانِ **عمل** کی غیر معمولی وسعت اور دوسری طرف حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کی غیر معمولی رفعت آپ صاحبان سے غیر معمولی جدوجہد اور غیر معمولی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ محض انصار اللہ کہلانے سے کچھ نہیں بنتا اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کو ان کے دل کے تقویٰ اور ان کے **اعمال کے پیمانے** سے ناپتا ہے۔ آپ کی منزل ابھی دور ہے بہت دور۔ پس اپنے قدموں کو تیز کرو بہت تیز بلکہ پروانہ کے پر پیدا کرو۔ کیونکہ یہ ہوائی اڑان کا زمانہ ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کو حضور کے ایک کشف میں ہوا میں اڑنے کا نظارہ بھی دکھایا گیا تھا جس میں یہی اشارہ تھا کہ جماعت کو اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ ہوا میں اڑنا ہوگا۔

پھر آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت جماعت کا امام جس نے سینکڑوں کٹھن منزلوں اور خاردار جھاڑیوں میں سے جماعت کو کامیابی کے ساتھ گزارا ہے اور اس وقت تک خدا کے فضل سے ہمارے امام کی قیادت میں جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا چلا آیا ہے۔ وہ اب ایک لمبے عرصہ سے بستر علالت پر پڑا ہے۔ اور آپ لوگ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے روح پرور **خطبات** اور آپ کی **زندگی بخش ہدایات** اور اپنے روزمرہ کے کاموں میں آپ کے **زریں ارشادات** سے بڑی حد تک محروم ہیں اور حضور کی یہ بیماری بشری لوازمات کا ایک طبعی خاصہ ہے۔ مگر اس حالت میں آپ لوگوں پر یہ بھاری فرض عائد ہوتا ہے کہ جس طرح باپ کی بیماری میں فرض شناس بچے اپنے کاموں میں زیادہ بیدار اور زیادہ چوکس ہو کر لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی اس وقت کے نازک حالات میں اپنے غیر معمولی فرض کو پہچانیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ امام کی بیماری میں آپ کا قدم سست نہیں ہوا بلکہ تیز سے تیز تر ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور شفایابی اور حضور کی فعال زندگی کی بحالی کے لئے بھی بیش از پیش دعائیں کریں تا ہمارا یہ امتحان جلد ختم ہو۔ اور یہ خدائی برات اپنے دولہا کے ساتھ تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتی چلی جائے:

علاوہ ازیں ان ایام میں آپ لوگوں کو جماعت کے اتحاد کا بھی خاص بلکہ خاص الخاص خیال رکھنا چاہیئے۔ قرآن مجید نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو **بنیان مرصوص** کے امتیازی نام سے یاد کیا ہے۔ اور بنیان مرصوص وہ ہوتی ہے جو آپس میں اس طرح پیوست ہو کہ کوئی چیز اس میں رخنہ نہ پیدا کر سکے اور یہ بات **قربانی کی روح** کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ہر شخص کو یہ خیال ہو کہ ہر حال میں میری ہی بات مانی جائے۔ اور میری ہی رائے کو قبول کیا جائے تو یہ بدترین قسم کا تجزیہ ہے۔ جو جماعت کے اتحاد کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ "**سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔**" اس میں یہی نکتہ مدنظر ہے کہ بعض اوقات انسان کو اتحاد کی خاطر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے بھی اپنی رائے کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نکتہ کو ہمیشہ یاد رکھیں:

جہاد فی سبیل اللہ کے تعلق میں آپ کا کام دو میدانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک میدان **تبلیغ کا میدان** ہے۔ یعنی غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور اپنے مسلمان بھائیوں کے دلوں سے احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ یہ ایک بڑا نازک اور اہم کام ہے۔ جس کے لئے آپ صاحبان کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بے اصول لوگوں نے اسلام اور احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ایک وسیع جال پھیلا رکھا ہے۔ اس جال کے کانٹوں کو اپنے رستہ سے ہٹانا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ مگر اس تعلق میں اس قرآنی آیت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ

ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن

"یعنی لوگوں کو نیکی کے رستہ کی طرف محبت اور حکمت اور نصیحت کے رنگ میں بلاؤ

اور ایسا طریق اختیار نہ کریں جس سے دوسروں کے دل میں نفرت اور دوری کے خیالات پیدا ہوں" بلکہ اپنے اندر ایک ایسی روحانی مقناطیس کی صفت پیدا کرو جس سے سعید لوگ خود بخود آپ کی طرف کھچے چلے آئیں۔

دوسرا میدان تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو اور اپنے دوستوں کو اور سب سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال کو اسلام اور احمدیت کی دلکش تعلیم پر قائم کرنا۔ یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہے بلکہ بعض لحاظ سے تبلیغ سے بھی زیادہ نازک اور اہم ہے۔ جماعت جوں جوں تعداد میں بڑھتی جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بُعد ہوتا جاتا ہے اس کام کی اہمیت بھی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ آپ لوگوں کو عہد کرنا چاہیئے کہ آپ پوری توجہ کے ساتھ اس بات کی کوشش کریں گے کہ اپنی عورتوں کو خلاف شریعت رسموں سے باز رکھیں۔ اور اپنی اولاد کو نیکی کے رستہ پر چلائیں۔ اور اپنے بچوں میں سے کم از کم ایک بچہ کو علم اور عمل میں اپنے سے بہتر بنانے اور اپنے پیچھے بہتر حالت میں چھوڑنے کی تدبیر کریں۔ ہمارے سامنے یہ تلخ حقیقت موجود ہے کہ جماعت میں بعض اعلیٰ پائے کے اصحاب جو علم و فضل میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے وہ جب فوت ہوتے تو ان کے ساتھ ہی ان کا علمی اور روحانی ورثہ بھی ختم ہو گیا۔ ترقی کرنے والی جماعتوں کے لئے یہ صورتِ حال بڑی تشویشناک ہے پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس بات کا محاسبہ کرتے رہیں اور مسلسل نگرانی رکھیں کہ ان کے پیچھے ان کی اولاد میں دین کا ورثہ ضائع نہ ہو۔ یہ وہ بات ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنی اولاد کے متعلق بے حد خیال تھا۔ چنانچہ آپ اپنی ایک نظم میں اپنے بچوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا ۔ جب آوے وقت میری واپسی کا

اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہیئے کہ چونکہ ہم خود نیک اور دیندار ہیں اس لئے ہماری اولاد بھی لازماً نیک ہو گی۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ

"یعنی خدا کا یہ قانون ہے کہ مردہ لوگوں میں سے زندہ لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور زندہ لوگوں کے گھر مردہ بچے جنم لے لیتے ہیں"۔

چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ:۔

اَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا

"یعنی جب سلیمان جو خدا کا ایک عظیم الشان نبی تھا فوت ہوا تو اس کے تخت پر ایک گوشت کا لوتھڑا تھا۔ انسان نہیں تھا"۔

پس یہ مقام خوف ہے اور اس کی طرف انصار اللہ کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ دوستو اور عزیزو! اپنے گھروں میں علم اور دین اور تقویٰ کی شمع روشن رکھو تا ایسا نہ ہو کہ آپ کے بعد یہ روشنی ختم ہو جائے اور صرف اندھیرا ہی اندھیرا رہ جائے مجھے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ دردناک شعر یاد آتا ہے کہ:۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں ۔ آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

اسلام آپ کو دنیوی تعلیم حاصل کرنے اور دنیا کے میدان میں ترقی کی کوشش کرنے سے نہیں روکتا چنانچہ قرآن خود یہ دعا سکھاتا ہے کہ:۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

"یعنی اے ہمارے خدا تو ہمیں دنیا کی نعمتوں سے بھی حصہ دے اور دین کی نعمتوں سے بھی حصہ دے اور ہمیں اس عذاب سے بچا کہ ہم دوسروں کی ترقی دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتے رہیں"۔

پس اسلام دنیا کی نعمتیں حاصل کرنے سے ہرگز نہیں روکتا مگر اسلام یہ حکم ضرور دیتا ہے کہ جہاں دین اور دنیا میں ٹکراؤ ہو جائے وہاں دین کے پہلو کو مقدم کرو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کے عہد میں یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ایک سچے مومن کا یہی مقام ہے کہ دست با کار و دل با یار۔ کاش انصار اللہ اس نکتہ کو یاد رکھیں اور اسے اپنا حرزِ جان بنائیں۔ وہ بے شک دنیا کا علم حاصل کریں۔ دنیا کا رزق کمائیں اور دنیوی میدانوں میں ترقی کر کے بلندیاں حاصل کریں۔ اولاد پیدا کریں اور ہر قسم کی جائز تفریحات میں حصہ لیں۔ مگر اس مرکزی نقطہ سے کبھی اِدھر اُدھر نہ ہوں کہ دین بہرحال دنیا پر مقدم رہنا چاہیئے۔ اگر یہ نہیں تو ہمارا احمدیت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی اور ہر مامور من اللہ کا ایک کلمہ (یعنی اس کی تعلیم کا ایک مرکزی نقطہ) ہوا کرتا ہے۔ مرزا کا کلمہ یہ ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ حضرت خلیفہ اولؓ کا یہ قول آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود کی ساری تعلیم کا نچوڑ واقعی ان مختصر سے الفاظ میں مرکوز ہے۔ اور یقیناً اس پر عمل کرنے والے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ آپ لوگ اِس پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں پھر سب خیر ہے۔

ایک ضمنی مگر ضروری بات میں آپ صاحبان سے پردہ کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں خواہ یہ انصار اللہ کے اجتماع کے لحاظ سے کچھ بے موقعہ ہی معلوم ہو میں نے گذشتہ ایام میں لاہور کے قیام میں دیکھا ہے اور دوسرے شہروں کے متعلق سُنا ہے کہ احمدی نوجوانوں کا ایک طبقہ دوسرے مسلمانوں کی ریس میں پردہ کے معاملہ میں کمزوری دکھا رہا ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے جس کی طرف جماعت کو بہت توجہ دینی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:۔

یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

"یعنی محمدی مسیح دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کریگا"۔

پھر اگر احمدی نوجوان اِس معاملہ میں کمزوری دکھائیں اور شریعت کے احکام کو پس پشت ڈالیں تو کتنے افسوس کی بات ہے۔ میں یہ بات انصار اللہ سے اس لئے کہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوانوں (لڑکوں اور لڑکیوں) کی باگ ڈور زیادہ تر انہی کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں اس معاملہ میں اپنے بچوں کو بار بار سمجھانا چاہیئے اور جس طرح ایک چوکس چرواہا اپنی بھیڑوں کو گھیر گھیر کر احاطہ کے اندر رکھتا ہے اِسی طرح انصار اللہ کا فرض ہے کہ جماعت کے نوجوانوں کو سمجھانے سے اور نصیحت کرنے سے اور غیرت دلانے سے اسلامی پردہ کی حدود پر قائم رکھیں انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ تمہاری اس فیشن پرستی سے جماعت بدنام ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور تنظیم پر حرف آتا ہے۔ اور پھر اس وجہ سے تم گنہگار بھی بنتے ہو۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ عورتوں کو گھروں کے اندر قیدیوں کی طرح بند رکھو۔ وہ جائز ضرورت سے باہر نکل سکتی ہیں۔ اور تمام جائز کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ نوکری کر سکتی ہیں۔ سیر و سیاحت کر سکتی ہیں۔ مگر ہر حال میں پردہ کی حدود قائم رہنی ضروری ہیں۔

پردہ کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جس طرح ہر چیز کا ایک جسم ہوتا ہے اور ایک رُوح ہوتی ہے۔ اسی طرح پردہ کا جسم تو یہ ہے کہ اپنی قدرتی اور مصنوعی زینت کو قریبی رشتہ داروں کے سوا کسی غیر مرد پر ظاہر نہ ہونے دیا جائے۔ اور پردہ کی روح غضِ بصر ہے یعنی غیر مردوں کے سامنے آنکھوں کو نیچا اور نیم خوابیدہ رکھنا۔ پس اِن دونو باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ بعض لوگ قرآنی آیت اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا کی غلط تشریح کرتے ہوئے خیال کرتے ہیں کہ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل نہیں مگر یہ ایک صریح غلطی ہے جس کی کسی قرآنی آیت یا کسی صحیح حدیث میں سند نہیں ملتی۔ عقلاً بھی ظاہر ہے کہ اگر چہرہ کا پردہ نہیں تو پھر پردہ کس چیز کا نام ہے؟ البتہ چہرہ کا وہ حصہ جو رستہ دیکھنے کے لئے ضروری ہے یعنی آنکھ اور اسی طرح چہرہ کا وہ حصہ جو سانس لینے کے لئے ضروری ہے یعنی ناک وہ حسب ضرورت کھلا رکھا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر عورت اپنا سر اور ماتھا اوپر کی طرف سے اور اپنے ہونٹ اور ٹھوڑی اور چہرہ کا ملحقہ حصہ نیچے کی طرف سے ڈھانک کر رکھے تو عام حالات میں منہ کا اسی قدر پردہ کافی ہے۔ اس طرح چہرہ کا وہ حصہ جو صحت اور حفاظت وغیرہ کے خیال سے کھلا رہنا ضروری ہے کھلا رہتا ہے اور پردہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ اگر اس قسم کا پردہ صحیح طور پر کیا جائے تو عورت پہچانی نہیں جا سکتی اور پردہ کی غرض و غایت قائم رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس کی شکل کچھ اس طرح بتایا کرتے تھے۔ دوست اچھی طرح دیکھ کر سمجھ لیں (اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب نے چہرہ کے اوپر کے حصہ پر ایک ہاتھ رکھ کر اور چہرہ کے نیچے کے حصہ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر اور اس کی انگلیاں اوپر کی طرف اٹھا کر پردہ کی عملی صورت ظاہر فرمائی) ہاں اگر صحت اور حفاظت کے پہلو کو واجبی طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے چہرہ کا زیادہ حصہ پردہ میں رہ سکے تو یہ بہتر ہو گا کیونکہ چہرہ بہرحال

زینت کا بہترین حصہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انصار اللہ اپنے نوجوان عزیزوں میں صحیح اسلامی پردہ رائج کرنے اور انہیں اِس پردہ پر قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ تاکہ ہماری جماعت دوسرے مسلمانوں کی خلاف شریعت رو میں بہنے سے بچ جائے۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انصار اللہ کو صحیح معنی میں انصار اللہ بنائے۔ وہ دین کے سچے خادم اور جماعت کے مخلص اور فدائی کارکن بن کر رہیں اور ان کی نسلیں بھی دین کی خادم بنیں اور خدا تعالیٰ انصار کے اِس اجتماع کو ہر رنگ میں مبارک اور کامیاب کرے۔ اور ان کے مشوروں میں برکت ڈالے تاکہ جو دوست اس وقت یہاں جمع ہیں وہ واپس جاتے ہوئے نئی روح اور نیا ولولہ اور نئی زندگی لے کر جائیں۔ اور جماعت کا قدم ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ اب ہمیں مسنون طریق پر دعا بھی کر لینی چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۔ ربوہ ۲۸ / ۱۰ / ۶۰

درخواست دعا

میرے ماموں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ بدستور بعارضہ دل و جگر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ چند دنوں سے ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان و دیگر احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار منظور احمد خان۔ ربوہ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اس کے برعکس ہمارے پاس حجت ہے کہ آپؐ نے ایک بات ایسی فرمائی تھی جس سے ہم نے یہی نتیجہ نکالا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور پورے اطمینان کے ساتھ ہر مدعی نبوت کو رد کر دیں گے اور قیامت کے روز خدا کے سامنے قرآن رکھ دیں گے کہ ہم نے آپ ہی کے اس ارشاد پر عمل کیا تھا۔"

چونکہ ہزار میں سے ۹۹۹ کے متعلق مودودی صاحب نے ایک لطیفہ بنا دیا ہے۔ اس لئے آپ کا ایک اور حوالہ بھی ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے لطیفہ کی تکمیل ہوتی ہے۔

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں۔ نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں، نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آ رہا ہے اس لئے یہ مسلمان ہیں۔ نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے۔ نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی۔ تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے۔" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

ہمارا یقین ہے کہ مودودی صاحب کے دونوں بیانوں میں قطعاً کوئی تضاد نہیں ہے۔ آپ نے دونوں بیانوں میں اپنے نزدیک دراصل ایک ہی حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ اب اس کا فیصلہ کرنے میں ہر ایک آزاد ہے کہ آیا ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمانوں کے عقائد صحیح ہیں یا ہزار میں سے صرف ایک کے عقائد صحیح ہیں۔ اور آپ خود کس زمرہ میں ہیں۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا دوسرا دن ــــ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو نماز جمعہ کے بعد دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں شروع ہوا تھا۔ پہلے روز کی مختصر کارگزاری ۳۰ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسرے دن مورخہ ۲۹ اکتوبر کو جو متعدد اجلاس منعقد ہوئے ان کی مختصر روئداد ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء کا دن اجتماع کا مصروف ترین دن تھا۔ اس روز صبح چار بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک مختلف اوقات میں چار اجلاس منعقد ہوئے۔ درمیانی وقفوں میں باجماعت نمازیں ادا کرنے کے علاوہ عصر اور مغرب کے درمیان والی بال، رسہ کشی، مشاہدہ معائنہ اور مختلف قسم کی دوڑوں کے دلچسپ مقابلے ہوئے نیز رات کے اجلاس میں مجلس شوریٰ کی کارروائی پایہ تکمیل کو پہنچی جس میں متعدد اہم تجاویز پاس کرنے کے علاوہ نئے سال کا بجٹ منظور کیا گیا۔

اجلاس سوم

دوسرے روز کا پہلا اجلاس جو اجلاسوں کی ترتیب کے لحاظ سے اجتماع کا تیسرا اجلاس تھا۔ منہ اندھیرے چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی۔ بعد ازاں ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ ہر دو نمازوں میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی گئیں۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورہ احزاب کی آخری چار آیتوں کی لطیف تفسیر بیان کی۔ نہایت درجہ عاجزی اور انکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور قرآن مجید کا درس سننے کے بعد جبکہ احباب پر سوز و گداز اور رقت کا عالم طاری تھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عشق خدا، عشق رسولؐ اور عشق مسیح موعودؑ میں سرشار ہو کر مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک زمانے کے چشم دید واقعات اور ایمان افروز روایات ایک خاص جذبے کے ساتھ سنائیں جن سے احباب پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب سے پہلے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر کردہ روایات پڑھ کر سنائیں۔ کیونکہ حضرت مولانا صاحب موصوف خود تشریف نہ لا سکے تھے۔ بعد ازاں علی الترتیب حضرت میاں علی محمد صاحب لکھانوالی ضلع سیالکوٹ، حضرت مرزا برکت علی صاحب اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اپنی اپنی روایات بیان کیں جو سامعین کے لئے خاص طور پر ازدیاد ایمان اور روحانی کیف و سرور کا باعث ہوئیں۔ سامعین اس روحانی مائدہ سے سات بجے صبح تک متمتع ہوتے رہے تا آنکہ اجلاس ناشتہ کے لئے برخاست کر دیا گیا۔

اجلاس چہارم

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ۲۹ اکتوبر کا دوسرا اور اجتماع کا چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ یہ اجتماع کا طویل ترین اجلاس تھا۔ کیونکہ یہ ایک بجے بعد دوپہر تک چار نشستوں میں مسلسل ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا۔

قرآن مجید، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس

پہلی نشست جو ساڑھے آٹھ بجے سے دس بجے تک جاری رہی۔ محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم مجالس انصار اللہ خیرپور ڈویژن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے علی الترتیب قرآن مجید، احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف درس دئیے مکرم شمس صاحب نے سورہ مریم کے چوتھے رکوع کی تفسیر بیان کی۔ مکرم قریشی صاحب نے احادیث نبویؐ کی روشنی میں صحابہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب بیان کئے۔ اور مکرم قاضی صاحب نے تربیت نفس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تقریر جو حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء میں ارشاد فرمائی

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

مسجد دارالیمن ربوہ کیلئے چندہ کی اپیل

احباب کی خدمت میں مسجد دارالیمن کی تعمیر میں حصہ لینے کی اپیل اخبار الفضل کے ذریعہ اور انفرادی طور پر بھی کی گئی تھی جن دوستوں نے اس کار ثواب میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے جزیل عطا فرمائے آمین۔ ایسے دوست جنہوں نے یکصد روپیہ یا اس سے زائد بھجوایا ہے ان کے نام دعا کے لئے مسجد میں کندہ بھی کروائے جائینگے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اب بطور یاد دہانی عرض ہے کہ ہر ایک کیلئے دائمی ثواب کا موقعہ ہے۔ اور مومن ایسے مواقع کی ہمیشہ تلاش میں رہتا ہے ابھی چندہ نصف کے قریب جمع ہوا ہے۔ لہذا مخلصین جلد اور زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے ہم ایک اور گھر کھڑا کر دیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ (چندہ مسجد دارالیمن کے لئے امانت تحریک جدید میں کھاتہ نمبر ۱۲۷۹ کھولا گیا ہے)۔

(خاکسار صدر تعمیر کمیٹی مسجد دارالیمن ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا مشاورتی اجلاس

مورخہ ۹/۱۰ کو جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا ایک تربیتی اور مشاورتی اجلاس زیر صدارت مکرم ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کوٹھی ۱۲ کیمرج روڈ ملتان چھاؤنی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں تحصیل وار نظام کی تشکیل کی گئی۔ ضلعوار نظام کی مضبوطی کے لئے تجاویز پیش ہوئیں جملہ ضلع ملتان کی جماعتوں کی تنظیم، تربیت، اصلاح کے متعلق غور و فکر کیا گیا۔ اس اجلاس میں مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ اور خاکسار اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال تحریک جدید نے جملہ پریذیڈنٹ صاحبان ضلع ملتان سے خطاب کیا۔ اس اجلاس میں ۵۰ کے قریب ضلع ملتان کے نمائندگان نے شرکت کی جلسہ بعد دعا و طعام برخاست ہوا۔ (سید عزیز احمد شاہد مربی ضلع ملتان)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے اور ہم نے اب جلسہ کا پروگرام مرتب کرنا ہے۔ اسلئے براہ مہربانی تمام لجنات سے گزارش ہے کہ مضامین اور تقاریر کے لئے عنوانات اہل قلم بہنوں سے لے کر بھجوائیں۔ اس کے علاوہ جن بہنوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر مضمون پڑھکر سنانا ہو یا تقریر کرنی ہو وہ بھی اپنے عنوان سے مطلع فرمادیں۔

نیز جو بہنیں جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کرنا چاہتی ہوں۔ وہ بھی مطلع کریں۔ کہ وہ کونسا کام کریں گی۔ (جلسہ گاہ نمائش اور کھانے کھلانا) ۱۵ نومبر تک تمام نام پہنچ جانے ضروری ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بھائی چوہدری سیف الرحمان خانصاحب کالو گڑھی چک نمبر 2T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ برخوردار کو لمبی عمر عطا فرمائیں اور خادم دین بنائے۔ (عبدالرحیم عارف مربی ضلع جھنگ)

دعائے نعم البدل

میرا نواسہ منور احمد پسر چوہدری منظور احمد صاحب بعمر ۸½ ماہ صرف ایک دن بیمار رہ کر مورخہ ۲۳/۱۰ کو علی الصبح بوقت ۵½ بجے اپنے حقیقی مولا سے جاملا۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اور بچے کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل دے۔

(چوہدری عبدالقادر احمدی ملتان نمبر ۲۰۵ بنک والی گلی جھنگ صدر)

دعائے مغفرت

مکرم خواجہ مشتاق احمد صاحب ایم اے P.O.S. این ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز کی اہلیہ محترمہ وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی خاتون تھیں۔ تین چھوٹی بچیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب دعا فرمائیں پسماندگان کو اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔

(خاکسار ماسٹر حامد علی پہلوی عفی اللہ عنہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قابل قدر نمونہ

اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد نے بھی لبیک کہنے کے قابل رشک نمونے قائم فرمائے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی والدہ حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طرف سے ۱۵۰/ روپیہ کا چیک برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ عنایت فرمایا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت نواب صاحبہ موصوفہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آنمحترمہ کا شفیق اور بابرکت سایہ صحت و سلامتی کیساتھ دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید

جماعت احمدیہ پشاور کیطرف سے ایک عصرانہ

ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب ربوے ہاسپٹل ریلوے سٹیشن پشاور صدر ریٹائر ہو کر یہاں سے جا رہے ہیں۔ انکی خدمت میں جماعت احمدیہ پشاور نے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں مورخہ ۳/۱۰ کو ۴½ بجے شام ایک الوداعی ٹی پارٹی دی جائے کے بعد تلاوت قرآن کریم مولانا چراغدین صاحب مربی سلسلہ نے کی اور نظم بشیر الدین احمد سامی نے پڑھی بعد ازاں خاکسار نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب کی اپنی خدمات کا ذکر تھا بعدہٗ ڈاکٹر صاحب نے جواباً تقریر کی جس کے بعد امیر جماعت خان شمس الدین صاحب نے دعا پر اس تقریب کو ختم کیا۔ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

جماعت احمدیہ سکھر کا تربیتی جلسہ

اصلاح و ارشاد کا وفد جو کہ مکرمی جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جناب مولوی قمر الدین صاحب اور مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ پر مشتمل تھا ۲۰/۱۰ کو سکھر پہنچا جماعت احمدیہ سکھر کی طرف سے اس موقع پر تربیتی جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا جو زیر صدارت صوفی محمد رفیع صاحب پریذیڈنٹ اور امیر خیرپور ڈویژن منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک مولوی احمد صادق صاحب محمود نے فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خاکسار نے پڑھی جس کے بعد مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر فرمائی جو بہت توجہ سے سنی گئی آپ کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم "قرآن نسزت جان من اے یار محترم" پڑھی اور اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی آخر میں صاحب صدر نے وفد کے اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ دعا پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(قریشی عبدالرحمٰن)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار ۲۸ سال سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمادیں کہ شافی مطلق محض اپنے فضل سے شفائے عاجلہ عطا کرے۔ خاکسار مشتاق احمد عفی اللہ لہ سکرٹری تبلیغ سمبلپور اڑیسہ بھارت)

۲۔ میرے بھائی جان محمد احمد صاحب خان پور میں بعارضہ اعصابی کمزوری عرصہ سے بیمار ہیں۔ درویشان قادیان صحابہ کرام اور احباب سے ان کی مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نجمہ نسرین بنت محمد حنیف صاحب ربوہ (فیکٹری ایریا)

۳۔ چوہدری عنایت علی صاحب سکرٹری مال گوجرہ ضلع سیالکوٹ کے فرزند ایک امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالعزیز دینس شاہد مربی امارت سمبڑیال)

۴۔ محترم سید صادق علی شاہ صاحب پنشنر کو پہلے کی نسبت اب کافی افاقہ ہے البتہ کمزوری اور نقاہت باقی ہے احباب کرام اور درویشان کرام کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں اور ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (خاکسار لطیف احمد عارف)

۵۔ جماعت احمدیہ چک ۳۷/ML کے سکرٹری صاحب مال کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ اپریشن کامیاب کرے اور صحت عطا فرمائیں۔

(عبدالستار ناصر معلم وقف جدید چک ۳۷/ML بیازالی)

۶۔ میری لڑکی فریدہ بعمر تین سال چند یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہوگئی ہے۔ بزرگان سلسلہ جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں (مبشر احمد بھٹی)

۷۔ میرے والد صاحب ملک عبدالغنی صاحب سکنہ کنجاہ ضلع گجرات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں اور چلنے سے معذور ہیں۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انکو صحت عطا فرمادے۔

(ملک عبداللہ اچھرہ۔ لاہور)

انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

...چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد عمومی (انصار اللہ) مجلس مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا دعائیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔

خدا کو پانے کا طریق

دوسری نشست محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں دس بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ پہلے مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ایک نہایت پر معارف اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "میں نے خدا کو کیسے پایا؟" آپ نے اپنے مخصوص عالمانہ انداز اور نہایت پر جلال لہجے میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ خدا کو پانے کے لئے شرک سے کلی طور پر اجتناب کرتے ہوئے خدائے واحد و لاشریک کا صحیح معنوں میں عبد بننا ضروری ہے۔ جب انسان کمال درجہ عاجزی۔ انکساری اور فروتنی سے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتا اور کمال درجہ صدق اور اخلاص سے اس کے حضور دعا کرتا ہے اور اس پر مداومت اختیار کرتے ہوئے نیستی کی حالت اپنے اوپر طاری کرتا ہے تو خدا تعالےٰ جو اپنے بندوں سے بے انتہا محبت کرنے والا ہے ایسے انسان پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اسے اپنے افضال و انعامات سے نوازتا ہے۔ اس تعلق میں آپ نے اللہ تعالےٰ کی ذات اس کی تنزیہی و تشبیہی صفات ۔ تعلق باللہ اور اس کے نتیجے میں ملنے والے انعامات پر نہایت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر اپنی قوت قدسی اور پاک تعلیم کی بدولت خدا تعالےٰ کو پانے اور اس کے افضال و انعامات سے بہرہ ور ہونے کی راہ آسان کر دی ہے۔ آپ کی یہ پر معارف تقریر تقریباً پون گھنٹے تک جاری رہی جسے سامعین نے کمال درجہ محویت کے عالم میں خاص توجہ اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔

انعامی تقریری مقابلہ

تیسری نشست جو انعامی تقریری مقابلہ کے لئے مخصوص تھی۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی صدارت میں گیارہ بجے سے بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس میں منصفی کے فرائض خود محترم شیخ صاحب موصوف کے علاوہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم جناب احمد مختار صاحب رشیم (قائد) اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی نے ادا فرمائے۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے احباب کو حسب ذیل موضوعات میں سے کسی ایک موضوع پر تقریر کرنا تھی (۱) حضرت مسیح موعودؑ نے کس شان سے خدمتِ قرآن کا وظیفہ ادا کیا (۲) حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام پر ایک نظر (۳) نفلی عبادات کی برکات (۴) حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کیوں ضروری ہے۔

مقابلہ میں حسب ذیل احباب نے حصہ لیا۔ (۱) خان محمد شفیع خان صاحب کراچی (۲) شاہ محمد صاحب شاہد عباس پور ضلع لائلپور (۳) چوہدری غلام حسین صاحب چک نمبر ۹۶ شمالی سرگودھا (۴) قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح (۵) چوہدری کرم دین صاحب کراچی (۶) سید عبدالغفور صاحب سیالکوٹ (۷) میاں محمود احمد خان صاحب راولپنڈی (۸) میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہ والی (۹) حاجی عبدالکریم صاحب کراچی۔

منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق میر اللہ بخش صاحب تسنیم اوّل اور شاہ محمد صاحب شاہد دوم قرار پائے۔

دینی اور علمی سوالات

بارہ بجے کے قریب چوتھی نشست محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ پہلے مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم خیبر پور ڈویژن نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرۃ پر تقریر کی اور آپؓ کے اخلاص اور محبت و فدائیت کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ جنہیں احباب نے خاص توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔

بعد ازاں سوال و جواب کا پروگرام شروع ہوا جو ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس پروگرام کے تحت متعدد دینی مسائل سے متعلق استفسار کئے گئے۔ جن کے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نہایت مدلل اور شافی جواب دئیے۔ یہ مجلس سامعین کے لئے خاص طور پر ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی اور انصار اس سے بہت محظوظ اور مستفید ہوئے۔ سوال و جواب کے پروگرام کے اختتام پر ایک بجے بعد دوپہر ۲۹ اکتوبر کو دوسرا اور مجموعی طور پر اجتماع کا چوتھا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ تا کہ انصار کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کر سکیں۔ (باقی)

صدر ایوب کے دورہ سے پاکستان اور عرب ملکوں کے تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے

مصر اور پاکستان میں دوستی اور تجارت کا معاہدہ ہونے کا امکان

کراچی یکم نومبر ڈپلومیٹک حلقے صدر ایوب کے دورہ سعودی عرب و متحدہ عرب جمہوریہ کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ صدر مملکت یکم نومبر کو بارہ روزہ دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ وہ ریاض۔ جدہ۔ مدینہ۔ مکہ مکرمہ۔ قاہرہ۔ سکندریہ اور دمشق بھی جائیں گے۔ اس دورے میں صدر کے ذاتی عملے کے علاوہ مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم اور امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ ان کے ہمراہ جائیں گے۔

ان دونوں ملکوں میں صدر کے سرکاری دورے کی غرض و غایت یہ ہے کہ پاکستان سے عرب ملکوں کے تعلقات اور بھی مضبوط بنا دیئے جائیں۔ جس حد تک کہ سعودی عرب کا تعلق ہے اس نے ہمیشہ پاکستان کی تحریک زوروں پر تھی شاہ عبدالعزیز بن سعود (موجودہ شاہ سعود کے والد محترم) نے ایک بہادر سپاہی اور زیرک سیاستدان کی حیثیت سے پاکستان جیسی اسلامی حکومت کے قیام کی اہمیت سمجھ لی تھی شاہ مرحوم نے غیر سرکاری طور پر جو بیانات دیئے تھے ان میں قائداعظم مغفور کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد سعودی عرب کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۵۱ء میں سعودی عرب کے ساتھ دوستی کا ایک معاہدہ بھی ہو گیا تھا۔

سعودی عرب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت اور اسلام کا گہوارہ ہے۔ لہٰذا مسلمانان پاکستان کے دلوں اور دماغوں میں اس کا احترام کوٹ کوٹ کر بھرا پڑا ہے۔ جب شاہ سعود ۱۹۵۰ء میں پاکستان تشریف لائے تھے تو پاکستانی عوام نے ان کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا تھا۔ شاہ سعود نے اپنے اس دورے میں پاکستانی عوام کے دلوں میں نہ مٹنے والا اثر پیدا کیا تھا وہ جس جگہ بھی گئے عوام نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا تھا شاہ نے پاکستان سے رخصت ہونے سے قبل ایک بیان میں کہا تھا "دیار امم دوستی اور اخوت کی بہت بڑی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں یقیناً ہم رنج اور راحت میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں"۔

شاہ سعود کو پاکستان کے عوام سے جو محبت ہے کراچی کی سعود آباد کالونی اس کی زندہ علامت ہے جس کی تعمیر کے لئے شاہ سعود نے دس لاکھ روپیہ عطا کیا تھا۔ شاہ کے علاوہ بعض عرب تاجروں نے بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے پانچ لاکھ روپے کے عطیے دیئے تھے۔ مکہ معظمہ میں ۱۹۵۸ء میں آگ لگ گئی تھی۔ پاکستان نے اس موقعہ پر متاثرہ لوگوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا تھا پاکستان اور سعودی عرب نے سفارتی طور پر بھی ایک دوسرے کی امداد کے لئے اچھا خاصا کام کیا ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب پاکستان اور افغانستان کے تعلقات بہت بگڑ گئے تھے اور دونوں ملکوں نے اپنے اپنے سفیر واپس بلا لئے تھے۔ اس وقت سعودی عرب نے بیچ بچاؤ کی پیشکش کی تھی۔ شاہ سعود کے چچا شہزادہ مساعد نے کئی دفعہ کابل اور کراچی کا دورہ کیا تھا۔ اور ان کی کوششیں کامیاب ہوئی تھیں۔

اعلانات ولادت

۱۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب سٹینو ایس۔ ای صاحب لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا کیا ہے اس سے پہلے تین لڑکیاں وفات پا چکی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ نومولود خاکسار کا نواسہ اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اکال گڑھی کا پوتا ہے۔

(ٹھیکیدار محمد رمضان فیکٹری ایریا ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال چک ۵ رتیال ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام سعید احمد تجویز کیا گیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

نوٹ:۔ اسی خوشی میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَات کے قابل رشک نمونے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید دفتر اول کے ۲۷ ویں اور دفتر دوم کے ۱۷ ویں سال کے اعلان پر مالی قربانیاں پیش کرنے والے مخلصین کی فہرست ذیل میں شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور اپنے فضل سے بہتر سے بہتر اجر عطا کرے۔ آمین۔

نمبر	نام	رقم	
۱	سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ	۱۱,۲۲۴/-	
۲	سیّدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۴۰۰/-	
۳	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ وکیل اعلیٰ	۳۲۸/-	
۴	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۳۳۶/۸	
۵	حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب	۱۰۲۵/-	
۶	سیّدہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	۳۷۵/-	
۷	ڈاکٹر نذیر محمد غالی صاحب۔ ربوہ	۴۷۰/-	(نقد ادا شد)
۸	حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی	۲۵۰/-	(نقد ادا شد)
۹	مرزا محمد یعقوب صاحب وکانوٹ مال	۴۳/۱۰	
۱۰	چوہدری ناصر احمد صاحب "	۲۵/-	
۱۱	چوہدری لعل الدین صاحب دار النصر۔ ربوہ	۲۰/-	
۱۲	چوہدری شبیر احمد صاحب قائمقام وکیل المال اوّل	۱۵۲/۴	
۱۳	ملک محمد بوٹا صاحب تانگے بان ربوہ	۱۳/-	(نقد ادا شد)
۱۴	چوہدری محمد اعظم صاحب ہائی سکول۔ ربوہ	۶۸/-	
۱۵	جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر (بذریعہ بابو قاسم الدین صاحب)	۴۰۶۵/۲	
۱۶	چوہدری احمد مختار صاحب نائب امیر کراچی مع حاضر احباب جماعت کراچی	۶۲۸۵/-	

(نوٹ:۔ اس میں ۵۵/- روپے چوہدری عبد الحق صاحب ورک نے نقد ادا فرمائے)

نمبر	نام	رقم	
۱۷	محمد علی صاحب دار البرکات۔ ربوہ	۶/۴	
۱۸	حکیم عبد العزیز صاحب لاہور	۸۲/-	
۱۹	مولوی عبد الحکیم صاحب گنج مغلپورہ	۱۰۰/-	(نقد ادا شد)
۲۰	محمد عبد اللہ صاحب سوڈا واٹر۔ ربوہ	۶/-	

(باقی آئندہ) (وکیل المال اول تحریک جدید)

آئندہ انتخابات سے بنیادی جمہوریتوں میں نامزدگی کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا

وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین کا بیان

حیدر آباد ۲ر اکتوبر۔ مسٹر ذاکر حسین وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ مناسب وقت آنے پر بنیادی جمہوریتوں میں نامزدگی کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔ اور صرف منتخب ارکان بنیادی جمہوریتوں کے مختلف اداروں میں کام کیا کریں گے۔ آپ نے کہا غالباً یہ کارروائی آئندہ انتخابات کے وقت شروع کی جائے گی۔

مسٹر ذاکر حسین مقامی سرکٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا بنیادی جمہوریتوں میں ارکان کو اس لئے نامزد نہیں کیا جاتا کہ منتخب ارکان کو ان کی آزادی سے محروم کیا جائے۔ بلکہ ارکان کو محض اس لئے نامزد کیا جاتا ہے کہ نئے ارکان کو یہ بتایا جا سکے کہ عوامی مسائل کو کس طرح حل کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا مناسب وقت آنے پر بنیادی جمہوریتوں کے مختلف اداروں کے لئے چیئرمینوں کا تقرر بھی ختم کر دیا جائے گا۔ یعنی چیرمین منتخب ہوا کریں گے۔ وزیر داخلہ نے ملک کے امن کے مسائل پر اطمینان کا اظہار

کیا۔ بہرحال آپ نے افسوس کے ساتھ کہا کہ ابھی ملک کو بدعنوانی سے نجات نہیں ملی۔ آپ نے کہا حکومت ساری صورت حال سے آگاہ ہے اور اس بدی کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ آپ نے کہا ابھی پچھلے ہفتے چار سینئر سی ایس پی افسروں اور دو سینئر پولیس افسروں کو سبکدوش کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بدعنوانیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی کارکردگی اچھی نہیں۔ انہیں کہہ دیا گیا تھا کہ وہ ریٹائر ہونے کی درخواست کریں۔ چنانچہ وہ الگ رہنا مند ہو گئے۔

کلرک کی ضرورت

دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں ایک کلرک کی فوری طور پر ضرورت ہے امیدوار کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ نیز وہ محنتی اور خوشخط ہوں اور دفتری خط و کتابت کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی درخواستیں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ۵ر نومبر ۱۹۶۰ء تک حسب ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو ۶ر نومبر کو صبح ½ ۸ بجے دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں ہوگا۔ درخواست دہندہ امیدوار وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ لکھنے کا سامان اپنے ہمراہ لائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب کنری سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ منصور احمد صاحب کا نومولود بچہ لندن میں شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مورخہ ۲۵ر ستمبر بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے میری باجی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام ناصرہ نزہت رکھا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور خادمہ دین بنائے۔

(زاہدہ رشیدہ راولپنڈی)

نوٹ:۔ اسی خوشی میں محترمہ زاہدہ رشیدہ صاحبہ نے مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

(مینجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴